

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِمْ بَعْدَ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِيْنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ

إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

مكشورات منازل احسان

المعروف بـ

مقالات حكمت دار الاحسان

لِلتَّقْسِيْمِ وَالتَّوْزِيْعِ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ
لانتفاع و النفع

لِجَمِيْعِ اِمْتَرَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لمرضات الله تعالى ورسوله الكريم صلى الله عليه واله وسلم - امين

مؤلف: ابو نيس محمد برکث علی لودھيانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف لمقبول لمصطفین دار الاحسان فیصل آباد
پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



یا حییٰ یا قیوم
یا قیوم یا قیوم
یا قیوم یا قیوم
یا قیوم یا قیوم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعِزِّهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ
اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

۱۱۹۰۰

دل کا حال کوئی کیوں نہ کر جان سکتا ہے؟

اللہ اللہ اللہ

نہ منکر نہ نیکر، اللہ ہی جانے کس حال میں کیوں نہ کر

گھڑان کرتے ہیں!

جب ترک کی نوبت آتی ہے، بحال ہر جاتے ہیں۔

بے بسی کے عالم میں کچھ بھی نہیں کرتے،

اللہ ہی کی طرف مُتوجَّہ رہتے ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم، فانه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۱۹۰۱

آفسیر کا مطلب سے کسی دفتر کا رکن !

یا حی یا قیوم

العتمد للعق القیوم

فאלله خیر التارکین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۰۲

پہلے اپنے گھر کو لٹا،

پھر کسی اور طرف آ۔

اسے تسخیر کہتے ہیں ! یا حی یا قیوم

العتمد للعق القیوم

فאלله خیر التارکین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۰۳

کیا لینے آئے ہو لو

کیا لے کر آئے ہو ؟
جنت پہ تو کوئی دسترس نہیں رکھتا،
دونخ کا ایندھن تیار ہے !

یا حییٰ یاقیوم

الحکمد للحنی القیوم
فائدہ خیر الترازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۱۹۰۲

”تیرے امر سے دونخ میں جانا

کسی بھی طرح جنت سے کم نہیں!“

یا حییٰ یاقیوم

الحکمد للحنی القیوم
فائدہ خیر الترازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۱۹۰۵

” بندے بنتے رہیں گے اور مرتے رہیں گے،
تیری رحمت کا یہ فیض سدا جاری ہے گا
حتیٰ کہ اسرافیل صُور چُھونے “

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَقِّ الْقَائِمِ
عَالِمُهُ خَيْرٌ مِنَ رُفُوفِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۰۶

جب دوزخ کی طرف جانے لگے،
دُھوم مچ گئی - دتنا کر بولے:

يَسْخَرُ الْمَنْصُورِينَ

وعدے پورے کر کے جائیں گے

لامت کی قب کو دھو کر
اُجلا کر کے جائیں گے۔

ماشاء اللہ احلاً و سهلاً
مبارکاً مکرمًا مشرفاً



اس کلام میں عقل کو کوئی دخل نہیں!

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فانه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۱۹۰۷

کلام و خیال سے وہم پیدا ہوتا ہے،
اللہ سے گمان اُن سب کو کھا جاتا ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم فانه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۱۹۰۸

روزے کا نُورِ روزہ وار کی
نشاندہی کرتا ہے۔ یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۰۹

نہ رشوت لیتے ہیں نہ نسیا،
اس حال میں گزران ہوتی ہے، تکلفا نہیں!

تکلفات — عین تکلیف

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۱۰

روایاتِ کہنہ تیری آبرو کی پاسبان تھی ،
منصہ شہود پہ لا لا !
وہی آب ، وہی تاب ، ماشاء اللہ !

یا حیّ یا قیوم

العقمد للحی القیوم

فالفہ خیر الترازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹۱۱

میں وحدت ہوں ،
کائنات میرا شہود !

یا حیّ یا قیوم

العقمد للحی القیوم

فالفہ خیر الترازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

تیری شان کے شایاں الفاظ نہیں ملتے۔
 چپ ہیں۔ اے اونور مکمل، کائنات کی
 تخلیق کا مدعا تو ہی تو ہے!

جب بھی کسی نے پکارا
 جب بھی کسی دل میں اُترا
 بحال کر گیا
 مالا مال کر گیا
 بوستان بن گیا
 داستان بن گیا

تمنا تھی، کرنے کے۔ آخری یہ کہ سر کے
 بل چلتا ہوا جان کا ہدیہ پیش کروں۔ یا جی یا قبیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۱۲

اے او مسافر، بجزو برکے کیل کانٹے تیری راہ کو
 روک نہ سکے یہاں تک کہ سمندر نے تیرا
 استقبال کیا اور تو دنناتا ہوا آگے ہی
 بڑھتا رہا۔

اے انسانی معراج کہتے ہیں !

—*—

کہیں بھی ہو، رُوح حاضر رہتی ہے

یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
 فانه خير التارقين

والله ذو الفضل العظيم



۱۱۹۱۴

اگر خانقاہی نظام میں کوئی کسر باقی

ہو تو بتا ! یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
عَالِمُهُ خَيْرُ الْمَرْقُومِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۱۵

عُزْبَار کا بھی کوئی خاندان ہوتا ہے !
عُزْبَار ہی کی بدولت اُمراء بنا کرتے ہیں۔
غریب بیچارے کی کوئی ہستی نہیں ہوتی،
ہر ہستی کو بنانے والا ہوتا ہے۔ !

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
عَالِمُهُ خَيْرُ الْمَرْقُومِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۱۶

تیرا حال قال کے مطابق نہیں،

قال بے چارہ کیا کرے !

یا حی یا قیوم

الحکمد للحي القیوم
فانله خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۱۷

بھرت تام — نصرت دوام

یہی ایمان کا کلام ! یا حی یا قیوم

الحکمد للحي القیوم
فانله خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم



۱۱۹۱۸

” سچھ پہ موت کے اَسرار وارد ہوتے رہتے ہیں۔
مُطمئن رہ ، برکات کا نزول ہوگا ، انشاء اللہ!
اور اِس منزل کو معمولی مت جان !“

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم
فان الله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۱۱۹۱۹

سنت بنے ، مہنت بنے اور میرے
آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی چمک
پاکر سوچ کے مصداق بنے !

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم
فان الله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۱۱۹۲۰

سترہ سالہ بچپن میں احرام باندھ کر سجدہ کیا۔ پھر
اپنی کتاب پڑھی اور ہستی دہر کی سیر پہ گامزن ہوا۔

—*—

صدی گزرنے پہ آئی، قصد اور عزم جوں کا توں۔
پوری آن و نشان سے کمر بند رہا۔
بچکولے اسے اکھاڑ نہ سکے۔ موجیں اٹھیں،
گرداب سے ہمکنار ہوئیں۔ جوشِ عمل فنا نہ ہوا۔
یہی ابتدا تھی، یہی انتہا!
انتہا پا کر مسافرنے ایڑ لگائی۔ سفر پہ گامزن ہوا
اور کہے جا رہا تھا: حوادث اسے زیر نہ کر سکے۔
سرسبز جگمگ ہوتے اور افسردہ۔ سمندر تیرے عمل کی
کتاب کو ڈبو نہ سکا۔ پھر پھر اکر،

ساری کائنات کو دیکھ کر جہاں آنا تھا، آگیا۔

یا حییٰ یا قیوم

العقمد للحي القیوم
خالقه خیر التارقین
والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۲۱

سُنَّتِ مُطَهَّرَه زِنْدَه بَاد

دُنیا بھر کے اَعْمالِ مِل کر بھی ایک سُنَّتِ نَبَوِی

کی برابری نہیں کر سکتے۔

سُنَّتِ مُطَهَّرَه زِنْدَگی کا مایہ نازِ نمونہ۔

یا حییٰ یا قیوم

العقمد للحي القیوم
خالقه خیر التارقین
والله ذو الفضل العظیم



۱۱۹۲۲

عزم بولا: بِالْآخِرِ تَجْتَمِعُونَ

اور متا کر ہی دم لوں گا !

ياحي ياقيوم

الحمد لله العليم
فانه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۱۹۲۲

دلوں کی زندگی

کتابِ املین میں مکتوب

ياحي ياقيوم

الحمد لله العليم
فانه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم



۱۱۹۲۲

حَظِیْرَةُ الْقُدْسِ

یہ کسی نہ کسی مقام پر ہر وقت جلوہ افروز رہتا ہے
” میں بادشاہ ہوں۔ میں ہی بادشاہ ہوں۔“

کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے، میں اسکو دوں؟
کوئی ہے جو مجھے پکارے، میں اسکی پکار قبول کروں؟
کوئی ہے جو مجھ سے معافی مانگے، میں اسکو بخش دوں؟“

یا حیاتِ یاقینوم

الحمد للہ العظیم
عالمہ خیر التارقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۱۹۲۵

میری قبا میں ایسی ایسی غیبت بہتان کے
دھندلے داغ ہیں جو سات سمندر مل کر بھی

دھونے کے۔

رَبِّ اعْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ

يا حيّ يا قيوم

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۲۶

خرد تکتی ہی رہی ،

جنون بازی لے گیا !

يا حيّ يا قيوم

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۲۷

“ I AM IN SEARCH OF
A MAN, NOT OF ALLAH. ”

يا حيّ يا قيوم

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۲۸

یہ بتا، کیا تیرے لئے میں کافی نہیں؟

بلئی بلئی بلئی

پھر بات بات پہ کیوں اصرار کرتے ہو؟

اصرار میری عادت ہے، اس کے سوا

میں رکھتا ہی کیا ہوں!

اصرار ————— عبدیت کی عبادت۔

ذرا سے دُبلے کی بھی ہم خاکِ شین کیونٹو

تاب لا سکتے ہیں۔؟ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيمِ فَالْتَّهْ خَيْرُ الرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۲۹

کائنات کی ہر شے میں تیری وحدتِ الوجود کا ثبوت،

لور شہو ————— افعال و حرکات۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيمِ فَالْتَّهْ خَيْرُ الرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۳۰

عزم بولا: مجھے موت نہیں آتی،

زندہ رہتا ہوں!

یا حییٰ یا قیوم

الحکمد للہی القیوم
خالقہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹۳۱

نقطے زیر و زبر بن کر پیش ہوئے!

یہی تاریخ کی داستان۔

یا حییٰ یا قیوم

الحکمد للہی القیوم
خالقہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم



۱۱۹۳۲

اہلِ خیرت — مُسْتَعْتَبٌ عَنِ الْاِكْرَامِ

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الْاَزْقِيْنَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۱۹۳۳

لا مکاں لا محدود ہوتا ہے ،
مکاں — محدود !

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاَللَّهُ خَيْرُ الْاَزْقِيْنَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۱۹۳۴

میرے آقا رُوحی ذراہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سفارش و
شفاعت سے قدم بدل دی جاتی ہے یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاَللَّهُ خَيْرُ الْاَزْقِيْنَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۱۹۳۵

اللہ کی کرسی عرش پر ہوتی ہے،
شیطان کی کرسی زمین پر۔



شیطان ہر ذی رُوح کی گھات میں۔
مومن کے قلوب اللہ کی حفاظت میں!

اللَّهُ مَعِيَ فَأَلَّهُ خَيْرًا حَافِظًا

يا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيمِ فَأَلَّهُ خَيْرًا لِلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۳۶

خلق کے اعمال مقدور۔ جیسے لکھا ہوتا

ہے، ہوتے ہیں۔

ارادت — كُنْ فَيَكُونُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيمِ فَأَلَّهُ خَيْرًا لِلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۳۷

اللہ میرا واحد ہے
 محمد ﷺ میرا شاہد ہے
 وچ قبر دے مٹی ہونا
 مزنا مینوں یاد اے
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یا عیبتِ یاقیموم
 الحمد للہی القیوم، فاللہ خیر الرازقین
 واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹۳۸

جنت و دوزخ تو بندوں کے اعمال ہوتے ہیں!
 اللہ اور اللہ کے حبیب تو تیرے ساتھ
 رہتے ہیں اور پاس۔ اور کافی ہوتے ہیں۔

یا عیبتِ یاقیموم
 الحمد للہی القیوم، فاللہ خیر الرازقین
 واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹۳۹

حَظِيْرَةُ الْقُدْسِ كَيْ اِقْتَبَاسَاتِ :
 تیری عدالت کی رُو بیداد کیوں نہ کر بندوں کی
 سمجھ میں آسکتی ہے؟ پستی و رفعت تیری
 موج پہ مہنی - یا حیات یا قیوم

الحمد لله للحي القیوم
 فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۴۰

اہلِ قُبُورِ اَکْرَمِ قُبُورِ هِي مَيں ہوتے ،
 تو کیا حیاتِ جاودانی ہوتی !

اہلِ قُبُورِ هِي كِي بَدولتِ زِنْدوں نِي
 زِنْدگی پائی - مُنْكَرِ فَيضِ سِي مَحْرُومِ - یا حیات یا قیوم

الحمد لله للحي القیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۴۱

طرقِ طریقت نے مِنْ وَعَنْ سُنَا، اعتراض کیا:
 ”مجت امر ہوتی ہے،
 مَر کَر بھی کبھی نہیں مرتی“

یا حییٰ یا قیوم

الحکمۃ للحنی القیوم

فالفہ خیر الترازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۱۱۹۴۲

مَدّت گزری، بیس بے فکر ہو کر کبھی نہیں سویا۔
 ہر وقت ہر حال میں، جو قول کیا تھا طاری رہا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحکمۃ للحنی القیوم

فالفہ خیر الترازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۱۱۹۲۲

یہاں دل پیش ہوتے ہیں، کوئی اور
شے نہیں۔ یہی جنگل کا دستور۔

یا حییٰ یا قیوم

الحکمۃ للحنی القیوم

خالقہ خیر الرزقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۱۱۹۲۲

شہر میں قنات ہوتے ہیں،
جنگل میں برکات! یا حییٰ یا قیوم

الحکمۃ للحنی القیوم

خالقہ خیر الرزقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۱۱۹۲۵

تیاج کو مختلف انداز میں پیش کرنے

کے لیے کیا کیا نمونے تیار کیے !
انبیائے کرامؑ اور سلف صالحینؑ کا پہلا نمبر رہا۔
بیشک ابن آدم کی تاریخ بڑی ہی دلچسپ ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم
خالق خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۴۶

BE THOUGHTFUL
AND FORCEFUL,
NEVER UNJUST.

یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم
خالق خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۲۷

افطاری بنا روزہ پھبتا نہیں۔
لاکھ بھی ہوں، تو کم ہیں۔ یا حجی یا قیوم

الحمد للہ العظیم
فانہ خیر التارقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹۲۸

مدہوشی کا عالم — مُتَعَنِّي عَنِ الْقَوَّايِ

حَوْصَابِرُوكِ

یا حجی یا قیوم

الحمد للہ العظیم
فانہ خیر التارقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹۶۹

جب تیرے پاس کوئی نہیں ہوتا
کئی اور ہمنشین ساتھ ہوتے ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فأله خير الرازقين

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۵۰

المہاجر الی اللہ — مستغنی عن الخلق

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم فأله خير الرازقين

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۵۱

الفاق فی سبیل اللہ — زاد از ضرورت ہر شے

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم فأله خير الرازقين

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۵۲

نظام الحیوة — تیسرا دستور العمل ،
کبھی فارغ نہیں ہوتا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلیٰ القیوم

فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹۵۳

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا

إِلَّا إِبْلِيسَ ط (بخ اسرائیل - ۶۱)

آدم کا بت جب تیار ہوا ، اللہ نے اپنی روح
پھونکی۔ اور آدم نے تسبیح کی :

سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْبَارِعِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

وَبِحَمْدِهِ

آدم کا منکر عزازیل بنا۔
 آدم۔ اللہ کاشا ہرکار۔
 اللہ کو دیکھنا ہے تو آدم کو دیکھ،
 سیر الابدن

جسم کا ہر حصہ۔ دماغ، آنکھ، کان، ناک، ہاتھ،
 پاؤں، دل، جگر، پھیپڑے، تلی، ہڈی،
 پسلی، گردے، پٹھے، معدہ حتیٰ کہ ہر رگ ریشہ
 اپنی اپنی جگہ محو کار ہے۔
 طب حیران ہو کر اللہ کو مان گئی۔
 خالق الباری نے تجھے کس حکمت سے بنایا !

یا حی یا قیوم

العتمد للحنی القیوم
 فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۵۴

نظر — تیر بہدف
اس کا وار کبھی خالی نہیں جاتا۔

یا حییٰ یا قیوم
الحکمہ للہی القیوم
فائدہ خیر التارقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۱۱۹۵۵

کات کات کرا یک الحق بنائی
اپنے سینے پہ سجائی
اور کُل دُنیا کو دکھائی
یا حییٰ یا قیوم

الحکمہ للہی القیوم
فائدہ خیر التارقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۱۹۵۶

تیرا پیراھن ٹاکی ٹاکی جوڑ کر بنا۔ پُرازیل۔
دھوئے دُھل نہیں سکتا،
کوئی رنگِ اس پہ چرٹھ نہیں سکتا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم

فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۹۵۷

ظُلم اور کُفر

میں نے اپنی جان پہ ظُلم کیا اور کُفر۔
تو میرا رب جو ادا کریم غفور رحیم ہے،
مجھے بخش دے۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم

فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۱۹۵۸

صحیفہ صابریہ

علمِ ناسوت و جبروت و ملکوت و لاہوت
میں ایک ہی تو تیرا خاکروب تھا.....

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحق القیوم
خالقہ خیر التارقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۵۹

بتا، مشرق و مغرب کی کن کن نوازشات سے
نہ نوازا! یہاں تک کہ فنا و بقا کی آشنائی سے
بہرہ ور کیا، ظلم و کفر کے دروازے بند کر دیے!

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحق القیوم
خالقہ خیر التارقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۴۰

لسانی متبلی رُوحی برسی
تیرے ہی جگمگ کے انداز ہیں!

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ
فَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۴۱

یہ تیرے رب کا روپ ہے،
جی بھر کے دیکھ!

سُبْحَانَ الْخَائِنِ الْبَارِكِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ
وَبِحَمْدِهِ

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ
فَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۶۲

جب بھی کوئی مطمئن ہو آ ،
 ایک بات پا کر ہو آ -
 ڈہی اسکی منزل ، ڈہی رہنا !

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القیوم
 فالله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۶۳

بندہ قلب کے تابع ہوتا ہے -
 جیسا قلب ، ویسی حرکات !

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القیوم
 فالله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۴۳

حضرت آدم علیہ السلام - ایک بندہ - سے
کُل کائنات پیدا ہوئی - یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۴۵

ماضی کو دُہرانا میری وہ عادت تشریف
ہے جو کبھی نہیں بدلی ، زندہ اور قائم رہتی ہے۔

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۴۶

جلیل القدر وہ ہے جو قدر کی موفقت کی

تم نے صرف قدر دیکھی ہے، قدر کا احسان
نہیں دیکھا، پھر کیا دیکھا !
قدر کی موافقت کرنے والے شہ نشین تیار بنے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله الحق القیوم
خالقه خیر الرزاقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۶

” فیض کے مستلاشی ! میری طرف آ
جو مانگو ، دوں گا “

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله الحق القیوم
خالقه خیر الرزاقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۹۶۸

راقم الحروف نے من و عن قلم بند کیا :
 مخدوم صابر صاحبؒ ، پیر صاحبؒ کے ڈوبو و فراتے
 کہ تو میرا چھوٹا بھائی ہے ۔ کبھی فرماتے تو میرا حاصل دی
 ہے پھر فرماتے میں نے ظاہر و باطن کا حال تجھے بخشا ہوا ہے۔
 اُن کے مناقب و رار الوار ! !

*

جب میں کلیر سے رخصت ہونے لگا ، مخدوم صابر صاحبؒ
 نے پیر صاحبؒ سے فرمایا : لوگ جب یہ کہیں گے کہ
 اِس کے پاس اب کچھ نہیں رہا ، ہر شے چھین چکی ہے ،
 اُس وقت ، میری جان ، گھبرانہ جانا ! صابریؒ طریقت
 میں تیرا نمایاں حال ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ! جب دُنیا
 نفرت کرنے لگے گی ، اللہ کے قریب تر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ !
 یہ اُن کی الوداعی وصیت تھی

اے او راجن کے مہاراج ، تو نے سچ کہا !

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَىٰ يَا حَيُّ يَا قَيُّمُ

الحمد لله القويم

عالمہ خیر الرحمٰن

والله ذو الفضل العظيم

۱۱۹۴۹

باوا صاحب زہد الانبیاء فرید الدین مسعود گنج شکر

پاک پٹنی اکثر فرماتے : جوں جوں وقت گزرنا

جائے گا ، میرے صابر کا جلال جمال بنتا جائیگا

—*—

حضرت صاحب بھاگے بھاگے زائر کی طرف آئے :

” صابر صاحب بلا ہے ہیں “

وہ ہندو تھا ، نوازا گیا !

—*—

.. یہاں سلام ہوتا ہے ، کلام نہیں !

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

خالقہ خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۰

بعض پتوں کی ”ٹھک“ ہوتی۔ یعنی یہ بات
کبھی نہیں کرنی۔ مثلاً گھوڑے یا اونٹ پر بیٹھ کر
گاؤں میں سے نہیں گزرنا اور ننگے سر
گیلیوں میں نہیں چلنا وغیرہ۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

خالقہ خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۱

دنیا اور اس کے مشاغل بالآخر بیچ و بیکار

ثنا بت ہوئے۔ یہ سُکرِ دل کی دُنیا میں سکون

طاری ہوا۔ بتا نہیں سکتے کیا کچھ ملا !

کبھی من کبھی تو کی داستان بنی۔

تیرے جلال کی تاب نہ لاتے ہوئے پھتر

سگریزے بنے۔ اور جمال کی آغوش میں کلیاں

ٹہکیں، سُکرائیں اور جبگل کو مہر کا گینس۔

آخر دل ہی تو ہے، بھر آیا! یا حی یا قیوم

الحمد لله للحن القیوم
فانہ خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۹۴۲

ہم گنہ گار ہیں ، کوئی شک نہیں

تو بخشہا رہے ، اس میں بھی کوئی شک نہیں!

یا حی یا قیوم

الحمد لله للحن القیوم فانہ خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۴۳

صد دروازے پر سُنہری حروف میں منقش ہے

سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَاللِّعَافِ

سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ

سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّمِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۴۴

صدق و صفا کی وادی کے ساتھ دروازے ہیں۔

جب تک صد دروازہ نہیں کھلتا، کیونکر کوئی اس

میں داخل ہو سکتا ہے؟ کھلنے کا طریق بتا دیا،

گنجی تجھے دے دی، کھولو!

صد دروازے کا خدائی محافظ ہوا ہے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّمِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۴۵

صدق ایک سحر ہے جو ہر سحر پہ چھا جاتا ہے۔
کوئی اس کے اثر سے بچ نہیں سکتا۔



صدق کے جوہر کو اللہ نے وہ قوت بخشی ہوئی
ہوتی ہے کہ ہال کے پرچے اڑا کر نام تک پہنچ
نہیں دیتا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّاقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۴۴

صدق دروازہ بند رہتا ہے۔ جس نے بھی اسے کھولا،
تاریخ کا اہم رکن بنا۔ ذات و صفات سے مبرا۔
اسے کھول کر طریقت کی جان میں جان آئی۔
مستحیر تھی، انداز بدلنے لگی۔ یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّاقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۴۷

اے او راجن کے مہاراج !
تیرا کلام ممکنوں ہے ،
ادراک سے ورار الورار۔
اسی طرح فیض۔

یا فیض البرکات ! بار بار دیکھا، عقل ششدر ہی بھڑیر ہوئی۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلیّ العلیّ فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۴۸

خاکروب بن کر
صحرا نوردی کو خوب نبھایا،
بڑا احسان فرمایا!

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلیّ العلیّ فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۷۹

صابری طریقت کا منبع تو ہی تو ہے،
 تیری مثال نہیں ملتی !
 تجھے خوش کرنے کے لیے اللہ کی فتد
 مُنظر رہی ! یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم

عالمه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۱۹۸۰

اللہ اور بندہ میں یہ فرق ہے کہ اللہ نے
 بندے کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور بندہ
 اللہ کی مرضی کے خلاف کام کرتا ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم

عالمه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۱۹۸۱

بائیں طرف دل ہوتا ہے۔ آنکھ بلا بھیکے
ٹکاکر دیکھنا تقدیر بدل دیتا ہے۔

یا حی یا قیوم

الحکمد للحق القیوم
خالقہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹۸۲

کیا وہ رب ہے جو تقدیر بدلنے پہ قدرت
نہ رکھتا ہو؟ جب چاہے، بدل دے۔ اور ایسا ہر روز
ہوتا ہے۔ اگر ایسے نہ ہوتا، رب کیونکر
کہلاتا؟ منکر طعن دیتے: تیرے رب نے
تیری فریاد کیوں نہ سنی! یا حی یا قیوم

الحکمد للحق القیوم
خالقہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹۸۲

تیری بے پروائی اور بندوں کی لاپرواہی ہی
کی بدلت جنت و دوزخ مرتب ہوتے ہیں

یا حمیت یا قیوم

الحمد لله العظیم
خالقه خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۸۲

میرے رب کے بے شمار نام ہیں ،
عظیم و علی ۲ دو برتر
جو رکوع و سجود میں پڑھے جاتے ہیں

یا حمیت یا قیوم

الحمد لله العظیم
خالقه خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۸۵

آنکھ کی پتی میں ظاہر و باطن عیاں بھی،

مستور بھی۔ یا حی یا قیوم

العقمد للحی القیوم

فا لله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۸۶

ز طمع کرتے ہیں نہ جمع۔

یہی خالص ہی نظم کا دستور!

یا حی یا قیوم

العقمد للحی القیوم

فا لله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۸۷

بندے کا اپنے جرم کا اقرار کر لینا

روح

تیرا بخش دینا، اے میرے بادشاہ !
تیری وہ ازلی عادت ہے جو کبھی نہیں
بدلی، اب تک ہے گی۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَنِتُّ اَنَا عَبْدُ
مُذَنَّبٍ ذَلِيْلٌ وَاَنْتَ رَبُّ ذُو الْجَلَالِ
وَ الْاِكْرَامِ فَاَعْفُ عَنِّيْ فَانَّاكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ
يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا خَيْرَ النَّصِيْرِ اَمِيْنٌ

يا حي يا قيوم

الحمد لله للحي القيوم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم



۱۱۹۸۸

نہ دریاؤں میں روانی رہی، نہ موجوں میں طغیانی۔
 کسی منبع سے دریا بہا تاکہ اُبھرتی ہوئی موجیں دکھش
 نظارے پیش کر سکیں! ابر نیساں برسا
 کہ موتی باہر نکلیں! یا حی یا قیوم

الحمد لله
 خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۸۹

ایک معصوم یتیم بچے کو دفتری بنانے کے
 لیے نامزد کیا۔ حسد کی بنا پر نہ بیچارے
 کو گھر کا رہنے دیا نہ میرا! یا حی یا قیوم

الحمد لله
 خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۹۰

یا مَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !
 اٹھارہ ہزار عالم تیری رحمت کے آغوش میں پل
 اور چل رہے ہیں ! یا حی یا قیوم

الحمد لله للحن القیوم
 فافه خیر الرزقین
 والله ذو الفضل العظیم

۱۱۹۹۱

یہ سونا نہیں ، مٹع ہے ،
 ذرا سا رکھو ، پستل بن گیا !

یا حی یا قیوم
 الحمد لله للحن القیوم
 فافه خیر الرزقین
 والله ذو الفضل العظیم



۱۹۹۲

ہر بندے کے اندر رب رہتا ہے

—*—

جب چین سر کا دیتا ہے،
نظر آنے لگتا ہے۔

—*—

اُس وقت اُس کا کلام
رب کا کلام ہوتا ہے۔

—*—

دیکھنے والی چیز تو
تیرے رب کا شہود ہے!

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّكَارِئِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۹۳

کُفر اور شرک دین سے بیزار

—*—

اگر کُفر نہ ہوتا، مومن کیونکر بنتا؟
کُفر و شرک زندگی کے وہ جزوِ اعظم ہیں
جن کے بغیر کوئی مومن بن سکتا ہی نہیں۔

—*—

جب کُفر اور شرک سے کُلیتاً بیزار ہوا،

مومن بنا۔ یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيمِ فَاللَّهُ خَيْرُ الْمُرْتَضِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۹۴

اللہ سے بلائیے والا واصلِ باللہ ہوتا ہے،

مُشْرک نہیں! یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيمِ فَاللَّهُ خَيْرُ الْمُرْتَضِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۱۹۹۵

صرف یہ یاد ہے اور یہ تاز ہے کہ بچپن میں
مجھے احرام باندھا، اور
یہ حق الیقین ہے کہ احرام کبھی باطل نہیں ہوتا۔

یا حی یا قیوم

الحکمۃ للحنی القیوم
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹۹۶

احرام دو اصول پہ مبنی :
دُنیا سے بے رغبت
رَب کی طرف راغب

یا حی یا قیوم

الحکمۃ للحنی القیوم
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹۶

تیاخ شاہد ہے بندہ کسی مقبول
 بندے سے بل کر ہی و اصل باللہ
 ہوتا ہے، ورق گردانی سے نہیں۔ شاہد و
 مشہور ضامن ہوتے ہیں
 واللہ باللہ تاللہ ماشاء اللہ !

—*—

اللہ کی تلاش میں نکلا تھا ،
 علاؤ الدینؒ کو پایا۔ دیوانہ
 تھا، متانہ بنا۔ بحر علوم کے ذخائر
 کھلے۔ عجائب و غرائب نسخے ملے۔
 قدرتی نظم نے آغوش واکے۔
 تیری بقا کی چادر سدا تہی رہی۔

—*—

کتابُ العلِّیٰ بِالسُّنَّةِ الْمَعْرُوفِ تَرْتِیْبِ شَرِیْفِ

مَكشُوفَاتِ مَنَازِلِ اِحْسَانِ

عَلَّیِّهِ السَّلَامُ النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور مقالاتِ حکمت

تیری عنایاتِ بے پایاں ہیں۔ اعجاز

بھی کہیں تو بے جا نہیں۔ یا حی یا قیوم

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَقِّ الْقَيُّوْمِ

فَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَرْتَضِیْنَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۱۱۹۹۸

تیرے میچِ شریف کی راکھ

جنّ و انس کے لیے شفا کا موجب!

یا حی یا قیوم

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَقِّ الْقَيُّوْمِ

فَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَرْتَضِیْنَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۱۱۹۹۹

ساری عمر اس آستان پہ گزاری

مشرب ————— رندانہ

انداز ————— دلبرانہ

نہ معلوم کس دُهن میں تنس رہا ہے ،
ہم نے کئی سال سے کبھی ہنستے نہیں دیکھا !

یا حییٰ یا قبییم

الحمد لله العقیقہ فانہ خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۲۰۰۰

اٹل فیصلہ

بے ادب بے مراد ہوتا ہے۔

یا حییٰ یا قبییم

الحمد لله العقیقہ

فانہ خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۲۰۰۱

جب تک تو راضی نہ ہو، پٹائی جاری رہی۔
تختہ مشق بنائے رکھا۔ جب راضی ہو،
کوئی یاد باقی نہ رہی۔ میں تیرا، تو میرا بنا !

یا حیت یا قیوم

الحمد لله العتیق فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۲۰۰۲

یہ پیر صاحب کے ذاتی کلمات تھے جو مجھے
عنایت فرمائے :

يَا فَتَّاحُ

يَا رَزَّاقُ

يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ

گیارہ گیارہ مرتبہ صبح شام۔ یا حیی یا حیتیم

الحمد لله العتیق فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۲۰۳

بجا بتاؤں میں نے کیا کچھ نہیں دیکھا!
 میسکوں میں بُت پرستوں کے سود ہوتے
 دیکھے! طریقت بیجاری دیکھ دیکھ کر حیران ہونے

لگی۔ یاحییٰ یاقیوم

العتمد للہ للہ القیوم
 فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۲۰۴

یہاں صرف وہ آدمی رہ سکتا ہے جو
 مجھے جانتا ہو اور پہچانتا ہو، ہر
 کوئی نہیں! یاحییٰ یاقیوم

العتمد للہ للہ القیوم
 فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۲۰۰۵

قدیم بادشاہوں کا دستور تھا کہ خزانوں کو
بند کر دیا جاتا۔ مستری کو اُس کے اہل و عیال
کے لیے عمر بھر کا وظیفہ دے کر مار دیا جاتا تاکہ
پتہ نہ چل سکے کہاں کیا رکھا ہے !



اسی طرح ہزاروں بادشاہوں کے بھرے خزانے
زمین میں موجود ہیں۔ نہ خزانے کا پتہ چلا، نہ
بادشاہ کا۔ قیمتی ہیرے جواہر چھوڑ کر مٹی میں
مٹی ہوا۔

یا حی یا قیوم

الحکم للہ العلی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۲۰۰۶

یہ دُنیا ہنسنے کا مہم نہیں،
توبہ کا ہے۔ مہم ہنسا کرو۔
بات بات پہ توبہ کیا کرو۔

یا حییٰ یا قیوم

الحکمۃ للحی القیوم
فائدہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۲۰۰۷

ساری دنیا ظاہر ہے،
باطن ————— دلوں میں مکنون۔

یا حییٰ یا قیوم

الحکمۃ للحی القیوم
فائدہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۲۰۰۸

جب میرے معاملے میں پس و پیش کرتے،

فرماتے :

”مجھے چھٹی دے دیں، قلندر صاحب مجھے

مانگ رہے ہیں — تو وہ چپ ہو جاتے،“

اس حال میں پندرہ سال گزر گئے۔

یا حی یا قیوم

العَکْمَدُ لِلّٰہِ الْقَیُّوْمِ

عَالَمِ خَبْرَاتِ الرَّاقِبِیْنَ

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۱۲۰۰۹

میرے مخدوم الورار نے اس دنیا میں

کیا دیکھا ! کچھ بھی نہیں۔

گولہ کھاکر زندگی گزار دی !

مجھے دُنیا کی ایک ایک چیز کر کے دکھائی۔
 جی بھر کر دکھائی۔ عجیب و غریب
 مشاہدات ہوئے۔ پھر اُصول مرتب
 کر کے مقالاتِ حکمت سے
 سرفرازی بخشی۔ عین حکمت نہیں تو کیا ہے؟
 یہ زندگی انشا اللہ تعالیٰ اس اُصول پر کار بند ہے گی۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

استغفر الله العظيم و اتوب اليه !

يا حي يا قيوم

العَظِيمُ لِلَّهِ الْحَمْدُ
 فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۱۲۰۱

”تُوہماتے زماں ہے، اسے تو نے کیا
وے کر رخصت کیا؟“

میں نے عزازیل کے سر پہ راکھ ڈال
کر پٹھیاں کر کے لٹکایا، قیامت تک ندامت
کے آنسو بہاتا ہے گا۔

میں نے اپنے آقا رومی فدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت
کی مغفرت کے لیے کلماتِ طیبات پڑھے۔
پہلی بار منصفہ شہود پہ وارد ہوئے۔ اور
اس سے زیادہ کسی کے پاس کیا ہو سکتا ہے؟

یا عجمی یا قسیم

الحمد للہم العتوٰ فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۲۰۱۱

خیرات کے مقدار غریب ہوتے ہیں۔
ہزار دو یا لاکھ ، یہاں گل کا حساب
نہیں ہوتا۔ گل کی برکات گل ہوں گی۔

—*—

فیضانِ فیض کے حصول کے لئے ہم کچھ بھی نہیں
رکھتے، غریب میں تقسیم کرتا ہی ہمارا

فیض۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العفو فالله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظيم

۱۲۰۱۲

خصائلِ نبوت کے نطل میں کُن کُن
کا ظہور ہوتا ہے۔ اور کُن کُن کسے کہتے

ہیں؟ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العفو فالله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظيم

۱۲۰۱۳

طویل انتظار کے بعد پہاڑوں کو چیرتی
 ہوئی بالآخر کوئل امروز دوشنبہ ۲۵
 رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ (۳۰ مارچ) کو عین وقت
 پر تشریف لائی۔

اهلاً و سهلاً شکریم !

ياحي ياقيوم

الحمد لله القويم
 فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۲۰۱۴

تم جہاں بھی ہو، کوئی نہ کوئی نئی تجدید
 مرتب کر۔ اگر تُو نے یہ نہ کیا،
 کیا تیری فنا اور کیا تیری بقا ! ياحي ياقيوم

الحمد لله القويم فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۲۰۱۵

تیرے ہر کلام میں اتصال و اتحاد

مربوط ہو ! یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
خالقه خيرا للراغبين

والله ذو الفضل العظيم

۱۲۰۱۶

عزمِ باجزم، اللہ کا وہ کلام ہوتا ہے جو کبھی
نہیں مڑتا، کبھی نہیں ٹٹتا۔ ازل تا ابد پوری
آب و تاب سے زندہ رہتا ہے اور
یہ ازل ہی کے فیصلے ہوتے ہیں جو کبھی نہیں
بدلتے، داستان بن کر ہر آنے والی نسل
کیسے رہنائی کے وارث بھی ہوتے ہیں اور رہنا بھی۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم خالقه خيرا للراغبين

والله ذو الفضل العظيم

۱۲۰۱۷

سکتے سکتے عمر میں گزریں حتیٰ کہ شہادت
ہی کے خمار میں منجور ہو کر قبروں میں
جا بے۔ شہادت کا خمار کبھی نہیں اُرتا۔

یا حییٰ یا قیوم

العَظْمُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ
عَالِمُ خَبْرٍ الرَّزَّاقِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۲۰۱۸

خدمت کا اجر کبھی رد نہیں ہوتا۔

یا حییٰ یا قیوم

العَظْمُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ
عَالِمُ خَبْرٍ الرَّزَّاقِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۱۲۰۱۹

اگر میں ایسے نہ کرتا اور مجھ سے ایسے نہ
 ہوتا، میرے محزوم اور صابر صاحب کی
 طریقت داغدار ہو جاتی۔ اور میں کائنات
 طریقت میں کوئی مقام نہ رکھتا۔ ان کی پیدائش
 شفقت کو لاج لگ جاتی۔ میں کسی بھی کام کا نہ
 رہتا۔ اور نہ ہی کسی کو مُسند دیکھانے کے

قابل ہوتا۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۲۰۲۰

قسمت کا رب اللہ ہوتا ہے،

اللہ ہی کے حوالے کرو! یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۲۰۲۱

کسی نے کسی کا کیا دیکھنا ہوتا ہے ،
صفت ہی صفت پہ نازاں ہوتی ہے۔

یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۲۰۲۲

کلماتِ طیبات کا نورِ مدہوش ہونے نہیں دیتا۔

یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۲۰۲۳

اصول تیری زندگی کی متاع تھی ،

جو چھن گئی !
یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۲۰۲۴

ایک اصول ایک ولایت ہوتی ہے

یا حییٰ یا قیوم

الحکمد للحنی القیوم

فاطمة خیر الرزقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۱۲۰۲۵

جب کرنے پہ آتے ، کسی کے بھی فن سپاہ گری
کو کسی خاطر میں نہ لاتے۔ تن تنہا میدان
جیت جاتے۔ اے خواہیدہ مسلمان !
نہ تیری آن رہی نہ شان ،
گیدڑوں کی سی آہ و بکا جاری ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحکمد للحنی القیوم

فاطمة خیر الرزقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۱۲۰۲۶

اس وقت دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا
 ہے، اللہ ہی کی توحید کے
 عین مطابق ہو رہا ہے۔

وَاللّٰهُ بِاللّٰهِ تَالِهُ

جایا قیوم

الحکمد للعن القیوم
 ما للہ خیر التارقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْمَعْلُومِ

۱۲۰۲۷

مدت گزری

تیرا خون کبھی نہیں گھر مایا
 جوشِ رندانہ سرد پڑ گیا
 جذبِ قلندرانہ منتشر ہوا

ماضی کا کوئی بھی حال تم میں نہیں
 تیرا خون میری توحید کا ترجمان تھا
 بے قدری کا شکار ہو گیا
 دنیا کے کسی بازار میں
 کوئی قیمت نہ رہی



ہر بات لکھ چکے

کہہ چکے

سنا چکے

ٹس سے مس نہیں ہوتا

ہوش میں آہ

اپنی سوئی ہوئی قسمت جگا

بہی وقت کی پکار ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله القیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۲۰۲۸

تقدیر تقدیر کہتے ہو، بندہ خود ہی اپنی
 تقدیر کا معمار ہوتا ہے۔ تو نے اپنی
 تقدیر آپ بنانی ہے،
 رب تیرے ساتھ ہے، پھر کیونکر نہ بدلے؟
 اللہ قادر المقتدر ہے، کیا تیری تقدیر بدلنے پر
 قادر نہیں؟
 تو نے کبھی اپنے رب کو پکارا ہی نہیں۔
 جب بھی پکارا، سبب کو پکارا۔
 سبب کو تو دیکھ ہی لیا، اب
 رب کو پکار کر دیکھ !

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ
 فَالْحَمْدُ لِلَّهِ خَيْرٌ مِنَ الْقَبْرِ
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۲۰۲۹

بندہ بندے سے مل کر ہی بندہ

بناتا ہے ! یا حی یا قیوم

العقمد للعن القیوم
خالقہ خیر الترازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۲۰۳۰

أَلِلسَانُ سِرِّي وَأَنَا سِرُّهُ !

بندہ بڑی چیز ہے

بندہ نورِ مُبِیْن کا منظر

یا حی یا قیوم

العقمد للعن القیوم
خالقہ خیر الترازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۲۰۳۱

اقسامِ ذکر

ذکرِ سانی — اطمینان

قلبی — سکون

رُوحی — جمال

سِرِّی — توبہ کی نمونہ

یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
خالقه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۲۰۳۲

رَبِّ کو راضی کرنے کی اسناد :

تَوْبَةُ الصُّوْحِ

یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم خالقه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۲۰۳۳

دین کی تبلیغِ ذکیہ الجہر پر

موقوف

لودت تبلیغ — عینِ ذکر

یا حی یا قیوم

العتمد للحی القیوم
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۲۰۳۴

یہی کام جو کر رہے ہو،

تیرے کام آئیں گے!

یا حی یا قیوم

العتمد للحی القیوم
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دارا حکمت المعروف بہ دارالشفار
 فری آئی کیمپٹ دارالاحسان
 کی مجموعی کارکردگی کا اجمالی جائزہ



اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمان ہے (ترجمہ) اے ایمان والو!
 اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری
 مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں جما دے گا۔
 اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دین کی مدد
 کرنے والوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ انہیں
 دُنیا میں غلبہ و برتری عطا کرے گا اور ہر معاملہ میں
 انہی مدد فرمائے گا۔

واضح ہو کہ دین کی مدد تین طریقوں سے کی

جاتی ہے :

و۔ ذکرِ الہی

و۔ دعوت و تبلیغ

و۔ مخلوق کی خدمت

یہ تینوں کام باہم مربوط و منسلک ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ایک جداگانہ حیثیت بھی رکھتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے حصول کے لیے ناگزیر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کا راز حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مضمر ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا راز ذکرِ الہی میں ہے۔ ذکر کی حقیقت تبلیغ ہے اور تبلیغ کی حقیقت مخلوق کی خدمت میں ہے۔ اور

مخلوق میں سب سے پہلا نمبر بیمار کا ہے۔

ذکر، تبلیغ اور خدمت ہی وہ مقبول الاسلام
 کام ہیں جن میں ہمارے اسلاف ہمیشہ مصروفِ عمل رہے
 اور پھر اللہ کی تائید و نصرت سے انہوں نے دنیا کو
 اسلام کے عالم گیر انقلاب سے روشناس کیا۔ ان ہی امور
 میں اللہ کے دین کی مدد کارا رہے، انہی میں پرِ خلوص جدوجہد
 اللہ کی رحمت کو کھیچ لاتی ہے۔

تیناخنشاہد ہے کہ جب تک مسلمان یہ کام شوق اور
 جذبے سے کرتا رہا، کُحْرۃ ارض پر اسلام کا پرچم لڑی
 آج آج سے لہراتا رہا۔ اور جب سے اُس نے ان سے
 بے رُضی اختیار کی، قیادت و سیادت کا تاج اُس سے
 چھین گیا اور گزشتہ تین صدیوں سے وہ دنیا کے تمام
 براعظموں پر اپنی اس کوناہی کی سزا بھگت رہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ذکرِ الہی اور تبلیغِ دین کا معیار بہت بلند ہے جس پر ہر کسی کو گزر نہیں لیکن مخلوق کی خدمت اگر معمولی درجے میں بھی کی جائے، اللہ تعالیٰ اسے کبھی روّ نہیں فرماتے۔ غیر اقوام آج خدمتِ خلق کے باعث دنیا بھر میں قابلِ احترام ہیں۔

جب بھی کسی نے قرآن کے حکم پر عمل کیا قرآن نے اسے فیضیاب فرمایا۔ اس لیے کہ اللہ رب العالمین ہے، صرف رب العالمین نہیں۔

یہ امر قابلِ غور ہے کہ غیر مسلم اقوام کی تنظیمیں نہ صرف اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ میں پیش پیش رہیں بلکہ مخلوق کی خدمت کے میدان میں بھی بازی لے گئیں۔

یہ ہماری میراث تھی، جسے ہم نے گنوا دیا اور غیروں نے اپنا لیا۔ ہم اسے کھو کر اپنے مقام سے گر گئے اور

وہ ہر کہیں اپنا سکہ جاگئے۔ دو واقعات بطور مثال پیش خدمت ہیں :

۱: مغل فرما زو اشا بہجان کی بیٹی بیمار ہو گئی۔ ملک بھر کے نامور طبیبوں اور ویدوں کو بغرض علاج بلایا گیا مگر کسی کو بھی کامیابی نہ ہوئی۔ ایک عیسائی ڈاکٹر باٹن اُس وقت ہندوستان میں رہائش پذیر تھا۔ اُسے پتہ چلا تو اُس نے دربارِ مغل تک رسائی حاصل کی اور شاہزادی کے علاج کی پیشکش کی۔ اجازت ملنے پر اُس نے علاج شروع کیا جو کامیاب رہا۔

شاہ بہجان نے خوش ہو کر کہا جتنا انعام چاہتے ہو، مانگ لو۔ اُس نے کوئی جاگیر، منصب یا خزانہ مانگنے کی بجائے قومی جذبے کے تحت خواہش ظاہر کی کہ اُس کی غریب یورپین عیسائی قوم کے تاجروں کو

ہندوستان میں خصوصی رعایتوں کے تحت آزادانہ تجارت کی اجازت دی جائے جسے شاہجہان نے بصدِ مسرت قبول کر لیا۔

اس طرح انگریزوں کے لیے ہندوستان میں پاؤں جمانے کا راستہ کھل گیا۔ ایک بیمار کی خدمت کے صلہ میں انگریزوں کو برصغیر پر ڈیڑھ دو سو سال تک حکمرانی کا موقع میسر آیا۔

۲: ریڈ کرا اس کے نام سے کون واقف نہیں، یہ تنظیم بین الاقوامی سطح پر قائم ہے اور مذہبی تفریق سے بالاتر ہو کر دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے دنیا بھر میں مصروف کار ہے۔ اس کی بانی ایک عیسائی خاتون تھی جسے ایک بیمار کی خدمت کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی تنظیم بنانے کی توفیق عطا کی۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ عورت بڑی تیزی سے سڑک پر کار دوڑائے جا رہی تھی کہ اُس نے سڑک کے کنارے

ایک مریض کو نہایت خستہ حالت میں بے یار و مددگار پڑے دیکھا۔ اُس نے فوراً کار روکی، مریض کو اٹھایا، ہسپتال لے جا کر اُس کا علاج کرایا اور اس خدمت کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے اُسے مخلوق کی خدمت کا فکر عنایت فرمایا اور فکر کی بدولت فہم عنایت ہو آہں سے یہ بین الاقوامی تنظیم معرض وجود میں آئی۔

کیا یہ دو مثالیں ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں؟

اہل خدمت کا شعار

جب بُوح و اخلاق کی دنیا میں بد نظمی کے طوفان اُٹھتے ہیں اور کفر و شرک کے تیز بھگڑ چلتے ہیں تو بُوح کی دُنیاں تاریکی چھانے لگتی ہے، اخلاقی معیار دُھندلا جاتے ہیں

اور قابلِ تقلید کردار کے نشانات آنکھوں سے اوجھل ہونے لگتے ہیں تو اس تاریک فضا میں اللہ کا کوئی بندہ روشنی کی لکیر بن کر نمودار ہوتا ہے۔ وہ اندھیروں سے بدمس پیکار ہو کر بالآخر انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ وہ اپنے پُر خلوص قول و فعل سے سسکتی ہوئی انسانیت کی ڈھارس بندھا کر اُسے جینے کا حوصلہ عطا کرتا ہے۔ اللہ کے ایسے بندے ہر زمانے اور ہر علاقے میں آتے رہے ہیں اور خاتم الانبیاء ﷺ کی اُمت ایسے مردانِ حق کے وجود سے کبھی خالی نہیں رہی۔

معروف اصطلاح میں انہیں اولیائے کرام کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اللہ کے یہ مخلص بندے کسی سے کچھ لینے نہیں، لوگوں کے خالی دامنِ حق و صداقت کے موتیوں سے بھرنے آتے ہیں۔ اُن کی نگاہ تریاق،

کلامِ شرف اور اخلاق پر کشش ہوتا ہے۔ وہ اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین ہو کر اپنے ذاتی عمل کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ علماءِ نوکِ زبان سے تبلیغ کرتے ہیں اور صوفیاءِ نظر سے۔ علمِ بجزیب، دینِ بنظر۔ ایسی بہتیاں ادارہ نما ہوتی ہیں اور دنیوی جاہ و حشمت سے بے نیاز۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ یادِ الہی اور خدمتِ خلق کیلئے وقف ہوتا ہے۔ بیشک مخلوق کی خدمت خالق کو بے حد پسند ہے۔ اہل حق اہل خدمت ہوتے ہیں، یہی ان کا شعار۔ دارالاحسان۔ اسی فکر کا آئینہ دار اور اسی روش کا امین و پائدار ہے۔

دارالاحسان میں عمل

اس وقت دنیا بھر میں متعدد مسلم اور غیر مسلم مذہبی و فاضل

تنظیمیں انسانیت کی فلاح و بہبود میں سرگرم عمل ہیں۔ ہمیں ان سب کی خدمات کا اعتراف ہے۔ اللہ کی مخلوق کی خدمت کے لیے جو بھی فرد یا ادارہ محو کار ہے، ہمارے خراجِ تحسین کا حقدار ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دارالاحسان کو ایک خصوصی و امتیازی مقام و نشان بخشا ہوا ہے۔ یہ ادارہ رب العالمین کے کُلّی توکل پہ قائم ہے اس کے فنڈ میں کوئی مستقل رقم نہیں ہوتی۔ یہ ہر روز اس حال میں شام کرتا ہے کہ کل کھلے دمڑی تک پاس نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کسی بھی معاملہ میں کسی کا محتاج نہیں ہونے دیا اور اسکی ہر حاجت اپنی جناب سے پورے اعزاز و اکرام سے روا فرمائی۔ یہ توکل علی اللہ کا وہ دھبی مقام ہے جس کا کسی بھی طرح حق شکر ادا نہیں کیا جاسکتا۔

دار الاحسان میں — ذکرِ الہی، دعوتِ تبلیغ و
 الاسلام اور مخلوق کی بے لوث خدمت کے تینوں کام
 پہلو پہلو جاری ہیں۔ اسکی فضا ہمہ وقت ذکرِ الہی کے زمزموں
 سے گونجتی رہتی ہے اور دین کی دعوت و تبلیغ کا سلسلہ
 باقاعدہ جاری رہتا ہے۔ کتاب العمل بسنتہ المعروف بہ
 ترتیب شریف، مشکوٰت منازلِ احسان، مقالاتِ
 حکمت اور اسماء الہنی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم، دار الاحسان
 کی وہ مایہ ناز تالیفات ہیں جن پر پورا علمِ اسلام بجا طور
 پر فخر کر سکتا ہے۔ عمدہ کتابت و طباعت سے آراستہ
 ان ضخیم مطبوعات کے علاوہ دینی موضوعات پر دار الاحسان
 کالٹریچر اردو، انگریزی، چینی اور دنیا کی دیگر
 زبانوں میں طباعت کے بعد افادہ عام کے لیے منفعت
 تقسیم کیا جاتا ہے۔ دار الاحسان کو یہ شرف بھی عطا ہوا

کہ سنتِ نبوی ﷺ کی اتباع میں محمدیہ مسزراہان
 مملکت کو دعوتِ اسلام دی گئی۔ ملک بھر میں پھیلے ہوئے
 لاکھوں خانہ بدوش قبائل اسی وساطت سے حلقہ بگوش
 اسلام ہوئے جن کی تربیت و آباد کاری کا کام جاری ہے۔
 دارالاحسان کے تبلیغی مراکز کے ذریعے گھر گھر ذکرا الہی کی
 محافل کا انصرام، جیل خانوں میں محافلِ ذکر و فکر کا
 اہتمام اور ہزاروں ناظر، لاچار اور بے کس بیگانہ
 یتامی اور مساکین کی مٹھوس عملی خدمت بغیر کسی تشہیر و ریگنڈہ
 کے جاری ہے۔ غرض دارالاحسان شہرت سے بے نیاز ہو
 کر جو مقبول الاسلام کردار ادا کر رہا ہے مستقبل کا مؤرخ
 اُسے کسی صورت نظر انداز نہ کر سکے گا۔

سُرْمین دَارِ الْاِحْسَانِ میں

آج سے قریباً چار عشرے قبل جگہ کی پُرکِیفِ فِضَاؤَلِ
 میں علم و عمل کے مرکز — دارالاحسان — کا آغاز ایک
 چھوٹی سی کچی مسجد سے ہوا جس میں تو سبیلِ کر کے ایک
 عالی شان جامع مسجد لطرزِ مسجدِ نبوی ﷺ تعمیر
 کرائی گئی۔ بچوں کی دینی تعلیم کے لیے ایک مدرسہ جاری کیا
 گیا۔ ”قرآنِ کریم محل“، تعظیم القرآن کا ایک عملی نمونہ
 ہے۔ قرآنِ کریم کے وہ نسخے جو پڑھے جانے کے
 قابل نہ رہیں، ملک بھر سے انہیں اکٹھا کر کے، ازبیر نو
 جلد بندی اور تزئین کے بعد اس قلعہ نما عمارت میں
 پورے اعزاز و اکرام سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم
 کے قدیم و جدید نادر قلمی نسخوں کا معتدبہ ذخیرہ قرآنِ کریم محل

کی زینت ہے۔

دارالْحکمت کا قیام

بانی دارالاحسان نے ذکرِ الہی اور دعوتِ تبلیغِ الاسلام کے عملی نمونے کے ساتھ ساتھ ”دارالْحکمت المعروف بہ دارالشفا“ کی صورت میں بیمار مخلوق کی بے لوث خدمت کا جو نمونہ پیش کیا اس کی مثال ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔

سٹولیسٹر کے اس خیراتی ہسپتال کی بنیاد جمعۃ المبارک ۱۱/رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ کو رکھی گئی۔ دارالْحکمت میں ابتدائی مرحلے میں آنکھوں کے علاج کے لیے سال میں دو بار (مارچ، اکتوبر) فری آئی کیمپ لگانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ ہر چھ ماہ بعد فری آئی کیمپ لگانے کا مقصد

اُن تادار ولا چار ادد افلاس میں گھرے ہوئے مریضوں کو علاج کی جملہ سہولتیں مفت فراہم کرنا ہے جو آنکھ جیسی نعمت سے محروم ہو کر دوسروں کے دست نگر بن جاتے ہیں اور علاج معالجے کے گرانقدر اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ دارال حکمت میں مُفت طبی امداد کے علاوہ موسم کے مطابق آنکھوں کے آپریشن کیے جاتے ہیں۔ دارال حکمت میں آنے والے تمام مریضوں کا بلا امتیاز مُفت اور توجہ سے علاج کیا جاتا ہے۔ دارال حکمت کی پیشانی پر اس کا رہنما اصول ان الفاظ میں کندھے ہے :

” اس دارال حکمت المعروف بہ دارالشفار میں ہر کوئی ہر وقت جب چاہے بلا فیس واجرت ومعاوضہ دخل ہو کر مفت طبی امداد حاصل کر سکتا ہے،“

یہ ادارہ اپنے ان چار سنہری اصولوں پر سختی سے کاربند

۱: مشورہ مفت

۲: علاج مفت

۳: خدمت مفت

۴: غیر امتیازی سلوک

کارگزاری

دارالحکمت میں پہلا فری آئی کیمپ ۱۹۷۶ء میں لگایا گیا اور آج مارچ ۱۹۹۲ء میں ۳۲ ویں کیمپ تک سولہ سال کے عرصہ میں یہاں سے دو لاکھ چورانوے ہزار چھ سو ستانوے (۲۰۹،۶۹۹) آنکھوں کے مریض فیضیاب ہو چکے ہیں ان میں ایک لاکھ چھ ہزار چار سو چار (۱۰۶،۰۰۴) آنکھوں کے کامیاب آپریشن ہوئے، بقیہ ایک لاکھ اٹھ ہزار

دوسو پچانوے (۲۹۵، ۱۸۸) مریضوں کا بلا آپریشن
 علاج کیا گیا۔ ان کیمپوں میں ایک سوسینٹیس (۱۳۷) ایسے
 مریضوں کا کامیاب آپریشن بھی ہوا جو پیدائشی نابینا تھے
 وہ ہر طرف سے یلوس ہو کر یہاں پہنچے اور اللہ تعالیٰ
 نے انہیں اس مقام کی برکت سے بنیائی کی نعمت عنایت
 فرمادی۔

فری آئی کیمپ کے دوران ایسے ایسے واقعات
 بھی رونما ہوئے جنہیں مادی عقل تسلیم نہیں کرتی لیکن
 روحانی دنیا میں ایسے واقعات باعث قوت ایمان و
 یقین ہیں۔

مارچ ۱۹۸۱ء کے کیمپ میں جب پہلی بار پیدائشی
 نابینا افراد کے کامیاب آپریشن کی خبریں اخبارات
 میں چھپیں اور ملک کے معروف روزناموں میں فیچر اور کالم

لکھے گئے تو ہر چہار اطراف سے پیدائشی نابینا افراد
 اس کیمپ کی طرف اس طرح دیوانہ وار پکے جیسے
 پیاسا پانی کی طرف۔ ایک ضعیف العمر عورت بھی
 اپنے کھنسن مادر زاد نابینا بیٹے کو لے کر دارال حکمت پہنچی
 ڈاکٹر صاحب نے آنکھوں کے بغور معائنہ کے بعد اسے نہایت
 افسوس سے بتایا کہ بچے کی آنکھ کے پیچھے نور کی کرن
 نہیں ہے اس لیے آپریشن بے فائدہ ہے۔ یہ سن کر
 اُس ضعیفہ کو از حد صدمہ ہوا۔ اگرچہ وہ جانتی تھی کہ اُس
 کا بیٹا نابینا تھا اور اُس نے جس بھی ماہر چشم سے رابطہ
 کیا تھا، کسی نے اُسے یہ اُمید دلائی تھی کہ وہ ٹھیک
 ہو سکتا ہے لیکن نہ جانے کیوں اُسے یقین تھا کہ وہ دارال احسان
 کے دارال حکمت سے مایوس و محروم نہ لوٹے گی۔ اس نے
 ڈاکٹر صاحب کی رائے سننے کے باوجود واپس جانے

سے انکار کر دیا۔ وہ بچے کو لیے، سارا دن ہسپتال میں دھر
اُدھر پھرتی رہی، روتی رہی اور یہ واویل کرتی رہی کہ اُس
کے بیٹے کا ہر حال میں آپریشن کیا جائے۔ کیمپے اہلکار
اُسکی پریشانی برداشت نہ کر سکے چنانچہ ڈاکٹر صاحبان
نے فیصلہ کیا کہ اُسے کسی مزید ذہنی صدمے سے بچانے
اور اُس کی نفسیاتی تسلی کے لیے بچے کو آپریشن لسٹ
میں شامل کر دیا جائے لیکن اُس کا آپریشن کیے بغیر آنکھوں
پر پٹی باندھ دی جائے (کیونکہ آپریشن بے فائدہ تھا بلکہ
خدا شہ تھا کہ آپریشن کی صورت میں کہیں کوئی مزید پیچیدگی
پلینہ ہو جائے) چنانچہ بچے کی آنکھوں میں دوائی ڈال کر
بغیر آپریشن کیے اُسکی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی۔
وہ عورت دیگر مریضوں کے وارٹوں کی طرح رات
کو بچے کی نگہداشت کر رہی تھی کہ اُسے نیند آگئی۔

اُدھر بچہ جاگ گیا اور اُس نے جلدی سے ہاتھ مار کر
 اُمکھ سے پٹی اتار لی۔ پٹی اُترتے ہی ہر چیز اُسکی اُمکھوں
 کے سامنے روشن تھی۔ وہ ماں کو جگائے بغیر وارڈ سے
 باہر نکلا اور ڈیوٹی پر موجود عملہ کے ساتھ ہسپتال میں گھومتا
 پھرا۔ جب عورت کی اُمکھ کھلی اور اُس نے بستر بچے
 کو موجود نہ پایا تو وہ پریشان ہو کر اُسکی تلاش میں نکلی۔ بچہ
 ملنے پر اُس نے بتایا کہ اماں، مجھے تو دُور دُور تک نظر آ رہا ہے۔
 یہ سُن کر عورت کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ وہ سو راج نکلنے
 سے پہلے ہی عملہ کو بتائے اور رخصت کی باقاعدہ
 اجازت لیے بغیر اپنے گھر کو روانہ ہو گئی۔

دارالاحسان کی جانب سے فری آئی کیمپ کا جو سلسلہ ۱۹۷۶ء

میں شروع ہوا تھا اللہ کے فضل و کرم سے کامیابی و کامرانی
 سے جاری و ساری ہے۔ اب تک یہاں تیس کیمپ

لگائے جا چکے ہیں۔ یہ دارا حکمت اردگرد کے دیہاتی مریضوں کے لیے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ اس چشمہ فیض سے لاکھوں طول و عرض میں بسنے والے لاکھوں افرادِ بنیانی کا فیض حاصل کر چکے ہیں اور اس تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ اب ہسپتال کی عمارت ناکافی ہونے کے باعث اکتوبر ۱۹۹۱ء میں ایک سو چالیس فٹ لمبا اور چالیس فٹ چوڑا اینٹیاں شید تعمیر کیا گیا جس میں دو سو مریضوں کی گنجائش ہے لیکن موجودہ سینر میں یہ شید بھی ناکافی ہو گیا اور اب یہ علم ہے کہ مریضوں کو مجبوراً ہسپتال کے اندر باہر زین پر پرالی بچھا کر لٹانا پڑتا ہے۔

طریقہ کار

ہسپتال میں آنے والے تمام مریضوں کے ضروری کوائف

کا اندراج کرنے کے بعد ان کی آنکھوں کا بغور معائنہ کیا جاتا ہے اور جن آنکھوں کا آپریشن ضروری ہو ان کا آپریشن بھی کیا جاتا ہے۔

آنکھوں کے آپریشن کیلئے کیمپ میں نہایت قابل، محنتی اور تجربہ کار آنی سٹیشٹ ڈاکٹر صاحبان اپنی خدمات پیش کرتے ہیں جنہیں محکمہ صحت پنجاب کی جانب سے تعینات کیا جاتا ہے۔ آپریشن کی تیاری اور دورانِ آپریشن ڈاکٹروں کی مدد کے لیے پیرامیڈیکل سٹاف بھی حکومت کی جانب سے یہاں بھیجا جاتا ہے۔ داخل شدہ مریضوں کو آپریشن کے ابتدائی مراحل سے گزارنے کے ساتھ ساتھ ان کا ریکارڈ تیار کیا جاتا ہے جس کے لیے دارالاحسان کے عقیدت مند رضا کاروں کی ایک ٹیم ہسپتال میں پورا ماہ موجود رہتی ہے۔ بعض اوقات

ایسے لاوارث مریض بھی آجاتے ہیں جن کا آپریشن ضروری ہوتا ہے لیکن اُن کے ساتھ کوئی تیمار دار نہیں ہوتا۔ ایسے مریضوں کو بھی یہاں سے بائوس نہیں لوٹایا جاتا۔ اُن کی بعد از آپریشن نگہداشت کیلئے رضا کاروں میں سے ہی کسی کو متعین کیا جاتا ہے۔

آپریشن شدہ مریضوں کو ہر روز صبح شام ان کے بستروں پر ملکی غذا یعنی چائے اور ڈیل روٹی دی جاتی ہے اور ان کے لواحقین کو بھی دربار شریف کے لنگر سے کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ مریضوں کی سہولت کے پیش نظر روزانہ ادویات بھی ان کے بستروں پر ہی پہنچائی جاتی ہیں۔ تمام مریضوں کی شب و روز دیکھ بھال کی جاتی ہے جس کے لیے ورکرز باری باری ڈیوٹی دیتے ہیں اور رات کو جاگ کر پہرہ دیتے ہیں تاکہ کسی بھی مریض کو پیش آنے والی کسی پریشانی کے

ازالہ میں کوئی تاخیر نہ ہو۔

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے اس دارالِحکمت میں

مشورہ اور ادویات کی فراہمی کے علاوہ آپریشن کی کوئی

بھی فیس نہیں لی جاتی بلکہ تمام مریضوں اور ان کے تیمارداروں

کو مفت طعام و قیام کی سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے

اور حق الخدمت کے نام پر کسی سے بھی ایک پائی تک وصول

نہیں کی جاتی۔

فری آئی کیمپ کی منفرد کارکردگی

دنیا کے کسی ہسپتال میں پیدائشی نابیناؤں کا آپریشن

نہیں ہوتا۔ جنگل کی سرزمین پر یہ وہ واحد ادارہ ہے

جہاں پیدائشی نابینا مریضوں کی آنکھ کا بغور معائنہ کرنے

کے بعد اگر آنکھ کے پیچھے نور کی جھلک موجود ہو تو

آپریشن کر دیا جاتا ہے۔ دارالحکمت میں ایک ایک سو
سیتیس (۱۳۷) پیلینٹی نابیناؤں کو اللہ تعالیٰ نے
بینائی کی نعمت سے نوازا، ماشاء اللہ، الحمد للہ!

۳۲ وارکیمپ

دارالحکمت میں سابقہ روایات کے مطابق ۳۲ واپ
فری آئی کیمپ یکم مارچ سے ۳۱ مارچ ۱۹۹۲ء تک
جاری رہا۔ البتہ آخری ہفتے میں آپریشن نہیں کیے گئے
تاکہ بعد از آپریشن نگہداشت کے لیے مناسب
وقت مل سکے۔ موجودہ سیزن میں موسم کی غیر یقینی
صورتِ حال، آندھی طوفان اور بارش کی وجہ سے
آمدورفت کی مشکلات اور رمضان المبارک کے
قرب کے باعث زیادہ مریضوں کی آمد متوقع نہ تھی

لیکن اس کے باوجود کیمپ میں آنے والے مریضوں کی
تعداد حوصلہ افزا رہی بلکہ جگہ کی قلت کے پیش نظر
دارال حکمت کی عمارت، ملحقہ باغ، سبزہ زار جامع مسجد
اور قرآن کریم محل کے برآمدوں کے استعمال کے علاوہ
شامیانوں کا بندوبست بھی کیا گیا۔ لوڈ شیڈنگ کی صورت
میں بجلی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے جنریٹر بھی
مہیا کیے تھے۔

کیمپ میں محکمہ صحت پنجاب کی جانب سے درج ذیل
چار ماہرینِ امر ارض چشم کی خدمات فراہم کی گئیں۔

۱۔ ڈاکٹر اشفاق احمد (کیمپ انچارج)

میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی آر جی کیو ہسپتال سرگودھا

۲۔ ڈاکٹر خادم حسین

ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر جھنگ

۳۔ ڈاکٹر غلام صابر

اسٹنٹ پروفیسر علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور

۴۔ ڈاکٹر محمد رفیق

ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ

ڈاکٹر افتخار احمد جیمہ ایم ایس الایڈ ہسپتال فیصل آباد

جو ان کمپوں کے ساتھ طویل وابستگی رکھتے تھے کہیں

کے آغاز سے چند ہفتے قبل دل کے دورہ سے

انتقال کر گئے۔ ہم رب العزت کے حضور دعا گو

ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات مقبول فرمائے، ان کے

گناہوں سے درگزر فرمائے، انہیں اپنے جوار رحمت میں

جگہ عطا کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل مرحمت

فرمائے۔ آمین !

حکومت کی جانب سے معاون طبی عملہ کے اٹھارہ ارکان

کی خدمات بھی فراہم کی گئیں۔ دارالاحسان کے عقیدت مندوں کی ایک جماعت نے پورے خلوص اور جوش و جذبے کے ساتھ شب و روز رضا کارانہ خدمات سرانجام دیں۔ کیمپ کو روٹین کے مطابق چلانے کے ساتھ سحری اور افطاری کا بروقت انتظام ایک دشوار مرحلہ تھا لیکن دارالاحسان کی تبلیغی جماعت از ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اراکین نے اسے نہایت جانفشانی اور خوش اسلوبی سے نبھایا۔ دارالاحسان کے عقیدت مند طلبہ از زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے بھی اکثر و بیشتر رضا کارانہ خدمات پیش کیں۔ کیمپ میں گرد و نواح کے دیہاتِ قصبات کے علاوہ شکر گڑھ، پسرور، بنوں، قصور، کوٹہ حیدرآباد، ڈیرہ غازی خاں، بہاولپور، اندرون سندھ کراچی، پشاور اور لاہور جیسے دور افتادہ مقامات سے

خاصی تعداد میں مریض آئے۔ نامساعد حالات کے باوجود
 کیمپ میں کارکردگی کا اعلیٰ معیار کامیابی سے ہمکنار
 رہا۔ سابقہ روایات کے مطابق کامیابی کا تناسب
 بہت عمدہ یعنی ۹۹.۰٪ رہا (یہاں یہ بات بھی مد نظر
 رہے کہ اس ہسپتال میں شہری ہسپتالوں کی مانند اعلیٰ
 رہائشی سہولتیں اور ایئر کنڈیشنڈ میسر نہیں نیز یہاں
 آنے والے مریضوں کی اکثریت ان پڑھ دیہاتی طبقے سے
 تعلق رکھتی ہے جو حفظانِ صحت کے اصولوں کی پوری طرح
 پابندی نہیں کر سکتے، پھر بھی کامیابی کا تناسب ۹۹.۰٪
 ہے جو کسی بھی اچھے سے اچھے ہسپتال سے کم نہیں، اس
 لحاظ سے یہ کیمپ دُنیا بھر میں اپنی نوعیت کا سب سے
 بڑا اور منفرد آئی کیمپ ہے، اور ریسب اللہ تعالیٰ کی کرم فرمائی
 اور حضورِ اقدس ﷺ کی نظرِ کرم کا صدقہ ہے

جس پر ہمارے سراسر اپنے خالق حقیقی کے سامنے مجزوا نکسار سے
ختم ہیں۔

۳۲ ویں کمیٹی کی کارکردگی کا خلاصہ

آپریشن ۲۴۵۰

بلا آپریشن علاج ۲۶۲۵

کل تعداد مریضان ۵۰۷۵

مادر زادو نابینا ۳

یومیہ اوسط آپریشن ۱۰۲

کامیابی کا تناسب ۹۹.۶۷٪

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ

مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

دارالاحسان فری آئی کیمپ کی مجموعی کارکردگی کا

اجمائی جائزہ

کیمپ نمبر	سال / سیرن	اپریشن	بلا اپریشن علاج کل تعداد / رضیات	پیشی نابینا
۱	اکتوبر ۱۹۷۶	۵۷۷	۳۲۷۸	۲۰۵۵
۲	مارچ ۱۹۷۷	۱۲۶	۱۲۰۰	۱۵۲۶
۳	اکتوبر ۱۹۷۷	۱۰۲۲	۵۸۰۸	۶۸۳۰
۴	مارچ ۱۹۷۸	۶۰۰	۲۸۶۱	۳۲۶۱
۵	اکتوبر ۱۹۷۸	۱۵۰۶	۵۰۰۰	۶۵۰۶
۶	مارچ ۱۹۷۹	۱۰۶۰	۳۶۲۷	۲۶۸۷
۷	اکتوبر ۱۹۷۹	۲۱۷۲	۲۲۹۲	۶۶۶۲
۸	مارچ ۱۹۸۰	۲۰۵۲	۵۲۹۶	۷۵۵۰
۹	اکتوبر ۱۹۸۰	۳۱۲۰	۸۱۶۷	۱۱۲۸۷

کیف نمبر	سال سیزن	آپریشن	بلا آپریشن علاج	کل تعداد درصیحات	پیدستی نابینا
۱۰	مارچ ۱۹۸۱	۲۲۰۱	۶۷۹۹	۹۰۰۰	۴
۱۱	اکتوبر ۱۹۸۱	۳۸۱۰	۱۲۵۳۵	۱۶۳۴۵	۳
۱۲	مارچ ۱۹۸۲	۲۶۵۵	۹۷۳۶	۱۲۳۹۱	۴
۱۳	اکتوبر ۱۹۸۲	۵۰۰۵	۱۲۲۵۵	۱۹۲۶۰	۲
۱۴	پایچ ۱۹۸۳	۳۰۵۰	۹۸۵۰	۱۲۹۰۰	۴
۱۵	اکتوبر ۱۹۸۳	۵۰۵۰	۱۳۰۹۱	۱۸۱۴۱	۴
۱۶	پایچ ۱۹۸۴	۴۰۲۵	۱۰۸۵۰	۱۴۸۷۵	۸
۱۷	اکتوبر ۱۹۸۴	۶۵۹۱	۱۶۸۰۰	۲۳۳۹۱	۸
۱۸	پایچ ۱۹۸۵	۳۱۱۰	۳۴۵۳	۶۵۶۳	۴
۱۹	اکتوبر ۱۹۸۵	۴۱۲۵	۵۹۶۹	۱۰۰۹۲	۵
۲۰	پایچ ۱۹۸۶	۲۵۱۸	۲۷۶۲	۵۲۸۰	۷
۲۱	اکتوبر ۱۹۸۶	۴۵۲۵	۴۶۶۱	۹۱۸۶	۸

کیمپری سال ہیزن آپریشن بلا آپریشن علاج کل تعداد رضیائی پیدائشی نابینا

۲۲	مارچ ۱۹۸۷	۱۰۲۴۱۰	۲۲۹۰	۲۷۰۰	۵
۲۳	اکتوبر ۱۹۸۷	۵۵۵۵	۵۳۲۱	۱۰۸۷۶	۱۸
۲۴	مارچ ۱۹۸۸	۳۲۰۰	۲۲۲۵	۵۲۲۵	۹
۲۵	اکتوبر ۱۹۸۸	۵۷۰۵	۳۹۰۲	۹۶۰۲	۶
۲۶	مارچ ۱۹۸۹	۳۳۰۷	۲۸۳۲	۶۱۲۱	۲
۲۷	اکتوبر ۱۹۸۹	۶۷۰۰	۴۸۳۶	۱۱۸۳۸	۸
۲۸	مارچ ۱۹۹۰	۳۰۳۲	۲۰۲۴	۵۰۷۶	۲
۲۹	اکتوبر ۱۹۹۰	۶۱۱۱	۳۶۹۷	۹۸۰۸	۲
۳۰	مارچ ۱۹۹۱	۲۵۶۰	۲۵۶۰	۵۱۲۰	۶
۳۱	اکتوبر ۱۹۹۱	۶۱۵۰	۴۸۷۱	۱۱۰۲۱	۱۱
۳۲	مارچ ۱۹۹۲	۲۲۵۰	۲۶۲۵	۵۰۷۵	۳

میزان ۱۰۶۲۴ ۱۸۸۲۹۵ ۲۹۲۶۹۹ ۱۳۷

رپورٹ : کیمپ سکاڈر محمد اسلم ڈوبہ ٹیکسٹائل



كَارُ الْإِحْسَانِ مِثْلُ

اِيك لَكْهُ چھ ہزار چار سو چار

سے آنکھوں کے کامیاب پریشانی ہوتے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

وَتُبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَاقِبُ الرَّحِيمُ ۝

آمین آمین آمین

یا حی یا قیوم

۱۲۰۳۵

الْإِنْسَانُ سِرٌّ وَأَنَا سِرٌّ

أَنَّ عَيْنَ الْوُجُودِ
وَالسَّبَبِ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ

إِنْسَانٌ هِيَ نُورٌ مُبِينٌ كَأَمْنِطَةٍ

يَا حَيُّ يَا قَيُّمُ

العقيد للحي القويم
فأله خير التارقين
وَاللَّهُ ذُو الْقَضَى الْعَظِيمِ

۱۲۰۳۶

زندگی جہاد ہے،
مجاہد کو ہر آدھ گھنٹے کے بعد
مطہع کیا جاتا ہے تیرا سفر
سلامتی سے گزر گیا!

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم
فانہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۲۰۲۷

سمندر کے کنارے
نہایت احتیاط سے
رہنا پڑتا ہے !

یا حی یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۲۰۳۸

شیر کو اپنی طاقت کا
قیامت کو پتہ چلے گا !

یا حی یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۱۲۰۲۹

نہ تیغ سے نہ تلوار سے،

جب بھی عدو کو مارا،

ذکر کی جھنکار سے !

یا حییٰ یاقیوم

الحکمۃ للہی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
 سُبْحَانَكَ رَبَّنَا رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
 وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 آمین



امروز سعید و سعود و مبارک ۲۱۶ شوال المکرم

۱۴۱۲ھ ہجری المقدس



ابو ایس محمد برکت علی، لودھانوی عرفی عنہ

المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم،

المستفیض دار الاحسان چک ۲۴۲ (دسوہہ) سمندی روڈ ضلع فیصل آباد - فون نمبر: ۳۶۶۰۰ پاکستان

ذَلِكَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَا لِلشَّاقَّةِ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَئِذٍ يَخْتَارُ أَوْ حَسْبُكُمْ مَا يَكْفُرُونَ
 التَّالِيَةَ عَلَيْهِمْ صَوْلَاتُ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ كَثِيرَةٌ لِيُظْهِرُوا لِيَوْمِئِذٍ كَيْدَ الَّذِينَ كَانُوا يَكْفُرُونَ
 الْحَقُّ لِلَّهِ وَالْحَقُّ لِلَّهِ وَالْحَقُّ لِلَّهِ وَالْحَقُّ لِلَّهِ وَالْحَقُّ لِلَّهِ وَالْحَقُّ لِلَّهِ وَالْحَقُّ لِلَّهِ

قُلْ

عِشْقُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَذْهَبِي وَحُبِّي مِلَّتِي

وَمَا أَلْبَسْتُمْ مِنِّي !

(یہ کہہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا
 مذہب، محبت میری ملت اور اتباع میری منزلت)



ابو ایس محمد برکت علی لوڈھیانوی عفی عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا سَأَلَ اللَّهُ لِقَافَةَ إِلَّا مَا لَلَّهُ يَا قَتِيحُ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِبَرَتِهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ
وَزِينَتِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
يَا قَتِيحُ

مكشوفات

منازل احسان

المعروف به

مقالات حكمت

دار الاحسان

ابو نيس محمد بركت علي لودھيا نوري

المتما انجاف الصحاف لقبول المصطفين دار الاحسان فيصل آباد
پارستان